اور بُرے کاموں سے بچے گا کیونکہ "نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے" (العنکبوت:۴۵) اور اگر وہ کسی کبیرہ گناہ میں ملوث ہو گیا تو مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق دے دے گا' اور اس کی شفاعت بھی متوقع ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل محض سے بھی گناہ گاروں کو بخش دیتا ہے' ورنہ وہ اپنی سزا بھگت کر آخر میں جنت میں داخل ہو جائے گا۔

* باب مذکور کی حدیث' شرح صحیح مسلم: ۱۳۳۷۔ ج ۲ ص ۲۵۶ پر مذکور ہے' اس کی شرح کے یہ عنوان ہیں:
(۱) دیدار الٰہی کی تحقیق (۲) عصر اور فجر میں ملائکہ کے اجتماع اور نوید جنت کی خصوصیت۔

۲۷ - بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ — فجر کا وقت

اس باب میں نمازِ فجر کا وقت بیان کیا گیا ہے۔

۵۷۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ. قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً. [طرف الحدیث:۱۹۲۱]

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی' پھر وہ نماز کی طرف کھڑے ہو گئے' میں نے پوچھا: ان کی سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انہوں نے بتایا: جتنی دیر میں پچاس یا ساٹھ آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم: ۱۰۹۷' الرقم المسلسل: ۲۵۱۱' سنن الترمذی: ۷۰۴۔ ۷۰۳' سنن نسائی: ۲۱۵۵' سنن دارمی: ۱۶۹۵' صحیح ابن خزیمہ: ۱۹۴۱' المعجم الکبیر: ۴۷۹۲' سنن بیہقی ج ۴ ص ۲۳۸' شرح السنۃ: ۱۷۵۵' مسند احمد ج ۵ ص ۱۸۲ طبع قدیم' مسند احمد: ۲۱۵۸۵۔ ج ۳۵ ص ۴۶۱' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' جامع المسانید لابن الجوزی: ۱۷۵۱' مکتبۃ الرشد ریاض' ۱۴۲۶ھ)

حدیث مذکور کے رجال

(۱) عمرو بن عاصم الحافظ البصری' یہ ۲۲۳ھ میں فوت ہو گئے تھے (۲) ہمام بن یحییٰ (۳) قتادہ بن دعامہ (۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۰۶)

باب کے عنوان کے ساتھ اس حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سحری کے بعد پچاس یا ساٹھ آیات کی تلاوت کی مقدار وقت گزرنے کے بعد فجر کی نماز کھڑی ہو جاتی تھی اور یہ فجر کی نماز کا اوّل وقت تھا۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ استدلال کیا ہے کہ فجر کی نماز کا اوّل وقت وہ ہے' جب فجر طلوع ہوتی تھی۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے اور فجر کا اوّل وقت طلوع فجر ہے۔

* باب مذکور کی حدیث' شرح صحیح مسلم: ۲۴۴۸۔ ج ۳ ص ۸۲ پر مذکور ہے' اس کی شرح میں سحری کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ رَوْحًا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں حسن بن صباح نے حدیث بیان کی' انہوں نے روح سے سنا' انہوں نے کہا: ہمیں سعید نے حدیث بیان کی از قتادہ از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کی' جب وہ

وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی. قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوۃِ؟ قَالَ قَدْرُ مَا یَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً. [طرف الحدیث: ۱۱۳۴]

دونوں سحری سے فارغ ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ روح نے کہا: میں نے حضرت انس سے پوچھا: آپ کے سحری کرنے اور نماز پڑھنے کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے کہا: جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم: ۱۰۹۷، سنن ترمذی۔ ۷۰۳، سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۴، سنن نسائی: ۲۱۵۱، سنن دارمی: ۱۶۹۵، صحیح ابن خزیمہ: ۱۹۴۱، المعجم الکبیر: ۴۷۹۲، سنن بیہقی ج ۴ ص ۲۳۸، شرح السنۃ: ۳۵۵، مسند احمد ج ۵ ص ۱۸۲ طبع قدیم مسند احمد: ۲۱۵۸۵۔ ج ۳۵ ص ۴۶۱، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

حدیث مذکور کے رجال

(۱) حسن بن صباح البزار (۲) روح بن عبادہ (۳) سعید بن ابی عروبہ (۴) قتادہ بن دعامہ (۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

(عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۰۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے کیونکہ اسی وقت میں روزہ دار کے اوپر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے اور نماز فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔

* باب مذکور کی حدیث شرح صحیح مسلم: ۲۴۴۸۔ ج ۳ ص ۸۲ پر مذکور ہے اس کی شرح میں بھی سحری کی فضیلت کا ذکر ہے۔

۵۷۷ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ اَخِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ کُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِیْ اَهْلِیْ ثُمَّ تَکُوْنُ سُرْعَةٌ بِیْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. [طرف الحدیث: ۱۹۲۰] (صحیح ابن خزیمہ: ۱۹۴۲)

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی از برادر خود از سلیمان از ابی حازم انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اہل کے ساتھ سحری کرتا پھر مجھے جلدی ہوتی تاکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر پالوں۔

حدیث مذکور کے رجال

(۱) اسماعیل بن اویس ابواویس کا نام عبد اللہ الاصبحی المدنی ہے یہ امام مالک بن انس کے بھانجے ہیں (۲) ان کے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس ہیں ان کی کنیت ابوبکر ہے (۳) سلیمان بن بلال ابوایوب ہیں (۴) ابوحازم سلمہ بن دینار الاعرج یہ اہل مدینہ میں عبادت گزاروں میں سے تھے (۵) حضرت سہل بن سعد بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۰۸)

اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھتے تھے۔

۵۷۸ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ کُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ یَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ یَنْقَلِبْنَ اِلٰی بُیُوْتِهِنَّ حِیْنَ یَقْضِیْنَ الصَّلٰوۃَ لَا یَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا: ہمیں لیث نے خبر دی از عقیل از ابن شہاب انہوں نے کہا: مجھے عروہ بن الزبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر کے لیے حاضر ہوتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں پھر نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

اس حدیث کی شرح' صحیح البخاری: ۳۷۲ میں گزر چکی ہے' وہاں اس حدیث کا عنوان تھا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے اور یہاں اس حدیث کا عنوان ہے: فجر کی نماز کا وقت' اور اس حدیث میں دونوں عنوانوں کی صلاحیت ہے۔

فجر کی نماز کا افضل وقت سفیدی پھیلنے کے بعد ہے

اس باب کی احادیث میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر شب کے اندھیرے میں اول وقت نماز فجر پڑھتے تھے مگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل ہے اور آپ کا قول یہ ہے کہ جب سفیدی پھیل جائے' اس وقت نمازِ فجر پڑھی جائے اور آپ کا قول آپ کے فعل پر راجح ہوتا ہے' وہ حدیث یہ ہے:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فجر کی نماز سفیدی پھیلنے کے بعد پڑھو اس میں زیادہ اجر ہے۔ (سنن ترمذی: ۱۵۴' سنن ابوداؤد: ۴۲۴' سنن نسائی: ۵۴۷' سنن ابن ماجہ: ۶۷۲' شرح معانی الآثار: ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۴' صحیح ابن حبان: ۱۴۹۰' سنن بیہقی ج ۱ ص ۴۵۷' شرح السنۃ: ۳۵۴' مسند ابوداؤد الطیالسی: ۹۵۹' الآحاد والمثانی: ۲۰۹۱' سنن دارمی: ۱۲۲۰۔ ۱۲۱۹' المعجم الکبیر: ۴۲۹۰۔ ۴۲۸۷۔ ۴۲۸۶' حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۹۴' مصنف عبد الرزاق: ۲۱۵۹' السنن الکبریٰ للنسائی: ۱۵۳۱' تاریخ کبیر ج ۱ ص ۳۰۱' مسند البزار: ۳۸۴' مسند احمد ج ۳ ص ۴۶۵ طبع قدیم' مسند احمد: ۱۵۸۱۹۔ ج ۲۵ ص ۱۳۳' موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

۲۸ - بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ — جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پالی

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پالی' اس کی نماز کا کیا حکم ہے۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، وَعَنِ الْاَعْرَجِ ، يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ ، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ ، قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی از امام مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار اور از بسر بن سعید اور از الاعرج' وہ حدیث بیان کرتے ہیں از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے طلوع شمس سے پہلے صبح کی ایک رکعت کو پالیا' اس نے صبح کو پالیا اور جس نے غروب شمس سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا' اس نے عصر کو پالیا۔

اس حدیث کی شرح' صحیح البخاری: ۵۵۶ میں گزر چکی ہے' وہاں اس کا عنوان تھا: جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی' اور یہاں اس کا عنوان ہے: جس نے فجر کی ایک رکعت پالی' اور اس حدیث میں دونوں عنوانوں کی گنجائش ہے۔

۲۹ - بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً — جس نے نماز کی ایک رکعت پالی

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی' اس کی نماز کا کیا حکم ہے۔

۵۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں امام مالک نے خبر دی از ابن شہاب از ابی سلمہ بن عبد الرحمان از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے

أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ. نماز کو پالیا۔

اس حدیث کی شرح بھی حدیث: ۵۵۶ میں گزر چکی ہے۔

۳۰ - بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس وقت نماز پڑھی جائے' جب سورج بلند ہو جائے۔

۵۸۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِىْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ، وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِىْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں حفص بن عمر نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ہشام نے حدیث بیان کی از قتادہ از ابی العالیہ از حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' انہوں نے کہا: میرے پاس پسندیدہ لوگوں نے شہادت دی تھی اور سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا' حتیٰ کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَاسٌ بِهٰذَا.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی از شعبہ از قتادہ' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو العالیہ سے سنا از حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(صحیح مسلم: ۸۲۶' الرقم المسلسل: ۱۸۹۰' سنن ابوداؤد: ۱۲۷۶' سنن ترمذی: ۱۸۳' سنن نسائی: ۵۶۲-۵۶۱' سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۰' مسند البزار: ۱۸۵' مسند ابو یعلیٰ: ۱۴۷' صحیح ابن خزیمہ: ۲۱۴۶-۱۲۷۲' مسند احمد ج ۱ ص ۱۸ طبع قدیم' مسند احمد: ۱۱۰- ج ۱ ص ۲۶۶' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' جامع المسانید لابن الجوزی: ۵۷۰۹' مکتبۃ الرشد ریاض' ۱۴۲۶ھ)

اس حدیث کے پانچ رجال ہیں' ان کا تعارف پہلے ہو چکا ہے۔

اس حدیث کی باب کے عنوان کے ساتھ مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث میں فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے۔

عصر کے بعد نوافل کی ممانعت پر ایک حدیث سے معارضہ کا جواب

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد بھی نفل پڑھنا مکروہ ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے' ابراہیم النخعی نے کہا ہے کہ فقہاء اس نماز کو مکروہ کہتے تھے اور یہ صحابہ کی ایک جماعت کا قول ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ایک حدیث میں یہ تصریح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کو ترک نہیں کرتے تھے۔ ہشام بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پاس عصر کے بعد دو رکعت نماز کو کبھی ترک نہیں کیا۔ (صحیح البخاری: ۵۹۱' صحیح مسلم: ۸۳۵)

اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایسی دو حدیثوں میں تعارض ہو' جو ایک فعل کی مبیح ہو اور دوسری اس فعل سے مانع ہو تو جو حدیث مانع ہو' اس کو مؤخر قرار دے کر اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا آپ کی خصوصیت تھی' ہمارے لیے عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے' سوا اس کے کہ کوئی قضاء نماز پڑھی جائے' یعنی عصر کے بعد قضاء نماز پڑھنا جائز ہے۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی از ہشام' انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نمازوں میں طلوعِ شمس کا قصد کرو نہ غروبِ شمس کا۔

[اطراف الحدیث: ۵۸۵-۵۸۹-۱۱۹۲-۱۶۲۹-۳۲۷۳] (صحیح مسلم: ۸۲۸' الرقم المسلسل: ۱۸۹۳' سنن النسائی: ۵۵۹' مسند احمد ج ۲ ص ۳۳ طبع قدیم' مسند احمد: ۴۸۸۵-ج ۸ ص ۴۹۱' مؤسسۃ الرسالۃ بیروت' جامع المسانید لابن الجوزی: ۳۳۴۹' مکتبۃ الرشد ریاض' ۱۴۲۶ھ)

طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز پڑھنے سے ممانعت کی توجیہ

بعض لوگ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت قصداً سورج کی تعظیم کے لیے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے اس وقت قصداً نماز پڑھنے سے منع فرمایا تا کہ غیر اللہ کی عبادت کی مشابہت نہ ہو۔

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلوعِ شمس یا غروبِ شمس کے وقت قصداً نماز پڑھنا ممنوع ہے' اگر اتفاقاً طلوعِ شمس کے وقت نماز پڑھ لی جائے تو یہ ممنوع نہیں ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ بہت احادیث میں ان اوقات میں مطلقاً نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٨٣ - وَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيبَ. تَابَعَهُ عَبْدَةُ.

[طرف الحدیث: ۳۲۱۴]

اور مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غائب ہو جائے۔ اس حدیث کی عبدہ نے متابعت کی ہے۔

(صحیح مسلم: ۸۲۸' الرقم المسلسل: ۱۸۹۳' مصنف عبد الرزاق: ۳۹۵۱' موطأ امام مالک: ۵۲۳' دار المعرفۃ' صحیح ابن حبان: ۱۵۴۸' سنن بیہقی ج ۲ ص ۴۵۳' شرح السنۃ: ۷۷۳' مسند احمد ج ۲ ص ۳۳ طبع قدیم' مسند احمد: ۴۸۸۵-ج ۸ ص ۴۹۱' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت)

عبدہ بن سلیمان نے یحییٰ بن سعد القطان کی متابعت کی ہے۔

طلوعِ شمس سے قبل اور غروبِ شمس سے قبل نماز پڑھنے میں مذاہب فقہاء اور علامہ ابن بطال کے فقہاء احناف پر اعتراضات

علامہ ابوالحسن علی بن خلف ابن بطال مالکی قرطبی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ فجر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کی علت کیا ہے' امام مالک نے کہا ہے کہ اس سے مراد نفل پڑھنے کی ممانعت ہے' فرض پڑھنے کی ممانعت نہیں ہے اور جو فوت شدہ فرائض ہیں' وہ کسی وقت بھی پڑھے جا سکتے ہیں

کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے طلوعِ شمس سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی یا غروبِ شمس سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز کو پالیا۔ (صحیح البخاری: ۵۵۶، صحیح مسلم: ۶۰۸) اور یہ بات معلوم ہے کہ جس نے ان اوقات میں ایک رکعت نماز پڑھ لی تو وہ دوسری رکعت اسی وقت میں پڑھے گا، جس وقت میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اور یہ ہمارے قول پر دلالت کرتا ہے اور یہی امام احمد اور امام اسحاق کا قول ہے۔

امام شافعی نے کہا ہے: اس ممانعت سے ابتداءً نوافل پڑھنے کی ممانعت مراد ہے لیکن مفروضہ اور مسنونہ نمازیں یا جن نوافل کو وہ دائماً پڑھتا ہو ان کی ممانعت نہیں ہے اور امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ (صحیح البخاری: ۵۹۱، صحیح مسلم: ۸۳۵)

فقہاء احناف نے کہا ہے کہ اس ممانعت سے نفل پڑھنے کی ممانعت مراد ہے اور ان وقتوں میں فرائض کی قضاء پڑھ سکتا ہے لیکن جب سورج بلند ہونے سے پہلے ظاہر ہو اور غروب ہونے سے پہلے غروب کی طرف مائل ہو اس وقت کوئی فرض پڑھنا جائز ہے نہ نفل اور نہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے صرف اس دن کی عصر کی نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھی تو وہ اپنی نماز پوری کرے۔ (صحیح البخاری: ۵۵۶، صحیح مسلم: ۶۰۸) اس باب کے شروع میں ہم فقہاء احناف کا رد کر چکے ہیں۔

جن فقہاء نے ان دو وقتوں میں فرض نماز پڑھنے کو جائز کہا ہے ان کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: تم اپنی نمازوں میں طلوعِ شمس کا قصد کرو نہ غروبِ شمس کا۔ (صحیح البخاری: ۵۸۲) اس حدیث میں اس شخص کے لیے نماز پڑھنے کی ممانعت ہے جو طلوعِ شمس یا غروبِ شمس کا قصد کر کے نماز پڑھتا ہے لیکن جو شخص اس وقت نیند سے بیدار ہوا یا جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا تھا اور اس کو اس وقت نماز پڑھنا یاد آیا تو وہ اس ممانعت میں داخل نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے نماز سے غفلت کی یا نماز کے وقت سو گیا؟ آپ نے فرمایا: اس کو جس وقت نماز یاد آئے اس وقت نماز پڑھ لے۔

(صحیح مسلم: ۶۸۴، سنن نسائی: ۶۱۳، سنن ابن ماجہ: ۶۹۵، مسند احمد: ۱۲۹۰۸، دار الفکر)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی نماز کو بھول گیا پس وہ اس نماز کو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آئے اس کے سوا اس نماز کا اور کوئی کفارہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْO (طٰہٰ: ۱۴) اور آپ مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کریںO

(صحیح البخاری: ۵۹۷، صحیح مسلم: ۶۸۴، سنن ابوداؤد: ۴۴۲، سنن ترمذی: ۱۷۸، سنن نسائی: ۶۱۲، سنن ابن ماجہ: ۶۹۶، مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۰)

یہ احادیث طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت سے معارض ہیں اور ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خصوصیت سے ان اوقات میں نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے اس کے لیے ان اوقات میں فرائض اور نوافل پڑھنا جائز ہیں۔

المہلب نے کہا ہے کہ ان دو وقتوں میں نماز پڑھنے کی کراہت کا معنی یہ ہے کہ کچھ لوگ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت قصداً نماز پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کی عبادت کا قصد کرتے تھے لہٰذا نبی ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا تاکہ ان لوگوں کی مشابہت نہ ہو۔ (شرح ابن بطال ج ۲ ص ۲۰۴۔ ۲۰۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۴ھ)

فقہاءِ احناف پر اعتراضات کے مصنف کی طرف سے جوابات

علامہ ابن بطال نے کہا ہے کہ حدیث میں ہے: جس نے طلوع شمس سے پہلے یا غروبِ شمس سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی' وہ اس نماز کو پورا کرے اور یہی امام مالک اور امام احمد کا مسلک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ بہ کثرت احادیث میں یہ تصریح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوعِ شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ حدیث طلوعِ شمس کے وقت نماز پڑھنے کے لیے مُحرم ہے اور جس حدیث سے علامہ ابن بطال نے استدلال کیا ہے' وہ مبیح ہے اور جب مبیح اور مُحرم میں تعارض ہو تو مُحرم کو ترجیح ہوتی ہے۔

علامہ ابن بطال نے امام شافعی کا مذہب نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز ہیں اور صحیح بخاری کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے' اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث بھی عصر کے بعد نوافل کی اباحت پر دلالت کرتی ہے اور امام ابوحنیفہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے' وہ عصر کے بعد نوافل پڑھنے کی تحریم پر دلالت کرتی ہیں اور تحریم کی احادیث کو اباحت کی احادیث پر ترجیح ہوتی ہے' ثانیاً یہ کہ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے اور ہمیں آپ نے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابن بطال نے کہا ہے کہ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت اس شخص کے لیے ہے' جو قصداً ان اوقات میں نماز پڑھے لیکن جو شخص اس وقت نیند سے بیدار ہوا ہو یا جس کو اسی وقت نماز یاد آئی ہو' وہ طلوعِ شمس کے وقت نماز پڑھ سکتا ہے' جیسا کہ احادیث میں اس کی تصریح ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے' یہ احادیث عام مخصوص عنہ البعض ہیں' ان احادیث سے مراد طلوعِ شمس کے علاوہ دیگر اوقات ہیں یعنی طلوعِ شمس کے علاوہ جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہو یا اس کو اس وقت نماز یاد آئے تو وہ اس وقت نماز پڑھ لے اور جن اوقات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطلقاً نماز پڑھنے سے منع فرمادیا ہے' ان اوقات میں آپ کی ممانعت کی خلاف ورزی کی جرأت نہ کرے۔

٥٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، يُفْضِي بِفَرْجِهٖ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی از ابی اسامہ از عبید اللہ از خبیب بن عبد الرحمٰن از حفص بن عاصم از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو قسم کی خرید وفروخت اور دو قسم کے پہناوے سے اور دو قسم کی نمازوں سے منع فرمادیا ہے' فجر کے بعد نماز پڑھنے سے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے' اور اشتمال الصماء سے یعنی کسی ایک جانب سے تہبند کو اوپر اٹھا دینا' اور ایک کپڑے میں احتباء سے یعنی اس کی شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی ہو' اور منابذہ اور ملامسہ سے' یعنی جس چیز پر وہ کنکر پھینک دے یا جس چیز کو وہ چھولے اس کو فروخت کرنا واجب ہو جائے۔

اس حدیث کی شرح' صحیح البخاری: ٣٦٨-٣٦٧ میں گزر چکی ہے' وہاں اس حدیث کا عنوان تھا: جس چیز سے شرم گاہ کو

چھپائے' وہاں اس میں دو قسم کی نمازوں کا ذکر نہیں تھا یعنی طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز کی ممانعت کا' اور اس کی مفصل شرح حدیث:۵۵۶ اور حدیث: ۵۸۳ میں ابھی بیان کی جا چکی ہے۔

۳۱ - بَابٌ لَا يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

غروبِ شمس سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں امام مالک نے خبر دی از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص طلوع شمس کے وقت اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

اس حدیث کی شرح کے لیے حدیث: ۵۸۴ کا مطالعہ فرمائیں' وہاں اس حدیث کا عنوان تھا: فجر کی نماز پڑھنے کا حکم حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے' اور اس حدیث میں دونوں عنوانوں کی گنجائش ہے۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. [اطراف الحدیث:۱۱۸۸-۱۱۹۷-۱۸۶۴-۱۹۹۲-۱۹۹۵]

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی از صالح از ابن شہاب' انہوں نے کہا: مجھے عطاء بن یزید الجندعی نے خبر دی' انہوں نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

(صحیح مسلم: ۸۲۷' الرقم المسلسل: ۱۸۹۲' سنن النسائی: ۵۶۳' مسند الحمیدی: ۷۳۱' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۴۸' السنن الکبری للنسائی: ۱۵۴۹' مسند ابویعلیٰ: ۱۱۲۱-۹۷۷' مصنف عبد الرزاق: ۳۹۶۱' مسند احمد ج ۳ ص ۷ طبع قدیم' مسند احمد: ۱۱۰۳۳-ج ۱۷ ص ۸۱' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت)

حدیث مذکور کے رجال

(۱) عبد العزیز بن عبد اللہ بن یحییٰ بن عمرو القرشی المدنی (۲) ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمان بن عوف الزہری القرشی المدنی (۳) صالح بن کیسان الغفاری' مودب ولد عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ (۴) محمد بن مسلم بن شہاب الزہری (۵) عطاء بن یزید' ابو یزید اللیثی الجندعی المدنی (۶) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۱۸)

اس حدیث کی شرح کے لیے صحیح البخاری: ۵۸۳ کا مطالعہ فرمائیں۔

اس حدیث میں نفی بہ معنی نہی ہے' اور ان دو وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے' ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد قضاء نماز پڑھنا' سجدۂ تلاوت کرنا اور نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں محمد بن ابان نے حدیث

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ یُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً ، لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا رَاَیْنَاهُ یُصَلِّیْهَا ، وَلَقَدْ نَهٰی عَنْهُمَا. یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [طرف الحدیث:۳۷۶۶]

(جامع المسانید لابن الجوزی: ۶۳۹۲ ‘مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۲۶ھ)

بیان کی‘ انہوں نے کہا: ہمیں غندر نے حدیث بیان کی‘ انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی از ابی التیاح‘ انہوں نے کہا: میں نے حمران بن ابان سے سنا‘ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں‘ انہوں نے کہا: تم یہ نماز پڑھ رہے ہو اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث مذکور کے رجال

(۱) محمد بن ابان البلخی‘ ابوبکر مستملی وکیع‘ یہ حمدویہ کے نام سے معروف ہیں‘ یہ ۲۴۴ھ میں فوت ہو گئے تھے‘ بعض نے کہا: یہ محمد بن ابان الواسطی ہیں نہ کہ وہ جن کا ذکر کیا گیا ہے‘ علامہ عینی نے کہا: ہر دو قول کے لیے مرجح ہے (۲) غندر‘ ان کا نام محمد بن جعفر ہے (۳) شعبہ بن الحجاج (۴) ابوالتیاح‘ ان کا نام یزید بن حمید الضبعی البصری ہے (۵) حمران بن ابان (۶) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۱۹)

حضرت معاویہ کا عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرمانا اور اس پر ایک حدیث سے تعارض کا جواب

اس حدیث میں مذکور ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ نماز پڑھتے ہو یعنی عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل‘ پھر کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا‘ اس پر یہ اعتراض ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے یہ دو رکعت نماز کبھی ترک نہیں کیں۔ (صحیح البخاری: ۵۹۱) اور حضرت معاویہ کی حدیث اس کے معارض ہے‘ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ یہ دو رکعت نماز ہمیشہ گھر میں پڑھتے تھے‘ گھر سے باہر نہیں پڑھتے تھے‘ اس لیے حضرت معاویہ نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اس نماز کو پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت تھی اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے‘ اس لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، عَنْ خُبَیْبٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَیْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں محمد بن سلام نے حدیث بیان کی‘ انہوں نے کہا: ہمیں عبدہ نے حدیث بیان کی از عبید اللہ از خبیب از حفص بن عاصم از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا‘ فجر کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

اس حدیث کی شرح کے لیے حدیث: ۵۸۴ کا مطالعہ فرمائیں۔

۳۲ - بَابُ مَنْ لَّمْ یَکْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

جس کے نزدیک صرف عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جن فقہاء کے نزدیک صرف عصر کی نماز اور فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

اس عدم کراہت کو حضرت عمر، اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کی احادیث ابواب سابقہ میں گزر چکی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ کی حدیث: ۵۸۱ ہے اور حضرت ابن عمر کی حدیث: ۵۸۲ ہے، اور حضرت ابوسعید خدری کی حدیث: ۵۸۶ ہے اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث: ۵۸۴ ہے۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ مَا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی از ایوب از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انہوں نے کہا: میں اس طرح نماز پڑھتا ہوں جس طرح میں نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جو شخص دن اور رات کے کسی وقت میں بھی نماز پڑھے، میں اس کو منع نہیں کرتا سوا اس کے کہ وہ سورج کے طلوع کے وقت نماز کا قصد نہ کرے اور نہ سورج کے غروب کے وقت نماز کا قصد کرے۔

اس حدیث کی شرح کے لیے صحیح البخاری: ۵۸۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

۳۳ - بَابُ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَغَيْرِهَا

عصر کے بعد قضاء نمازوں کو پڑھنا

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عصر کے بعد قضاء نمازوں کو پڑھنا جائز ہے۔

وَقَالَ كُرَيْبٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

اور کریب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھی ہے اور فرمایا: مجھے عبدالقیس کے وفد نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے سے مشغول کر دیا تھا۔

اس تعلیق کی اصل درج ذیل حدیث ہے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی اور یہ پیغام دیا: آپ سے ام سلمہ عرض کرتی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد ان دو رکعت نماز کے پڑھنے سے منع فرماتے ہیں اور میں نے آپ کو یہ دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر جواب دیا: اے بنت ابی امیہ! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ آئے تھے، میں ان کے ساتھ مشغول رہا اور ظہر کے بعد دو رکعت نہیں پڑھ سکا، سو یہ وہ دو رکعت ہیں۔ (صحیح البخاری: ۱۲۳۳، صحیح مسلم: ۸۳۴، سنن ابوداؤد: ۱۲۷۳)

فقہاء شافعیہ نے یہ کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ عصر کی نماز کے بعد سنت کو قضاء کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، اس سنت کو قضاء کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے، ورنہ قضاء صرف فرض اور واجب کی، کی جاتی ہے۔